صوبائی عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ ایکٹ، 1887

(IX بابت 1887)

مندرجات

باب- I

ابتدائیہ

1۔ عنوان، دائرۂ کار اور آغازِ نفاذ

2۔ [منسوخ شُدہ]

3۔ مستثنیات

4۔ تعریفات

باب II

عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ کی تشکیل

5۔ عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ کا قیام

6۔ جج

7۔ مخصوص حالات میں نشست کے اوقات کی مقرر کرنا

8۔ ایڈیشنل جج

9۔ [منسوخ شُدہ]

10۔ دو ججوں کو بطور بنچ نشست رکھنے کا تقاضا کرنے کا اختیار

11۔ کسی بینچ کی جانب سے سماعت کیے گئے معاملے میں فیصلے

12۔ رجسٹرار

13۔ [منسوخ شُدہ]

14۔ انتظامی افسران کے فرائض

باب- III

عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ کا دائرۂ اختیارِ سماعت

15۔ عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ کی جانب سے مقدمات کی دست اندازی

16۔ عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ کا مختص دائرۂ اختیارِ سماعت

باب-IV

ضابطہ عمل اور ضابطہ کار

17۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی کا اطلاق

18۔ رجسٹرار کی جانب سے مقدمات کی سماعت

19۔ رجسٹرار کی جانب سے عرضی دعویٰ کی قبولیت، واپسی اور استرداد

20۔ اعترافِ جُرم پر رجسٹرار کی جانب سے ڈگریاں جاری کرنا

21۔ رجسٹرار کی جانب سے فیصلوں پر عمل درآمد

22۔ اعلیٰ انتظامی افسر کی جانب سے مقدمات ملتوی کرنا

23۔ ملکیت کے تنازعے پر مبنی مقدمات میں عرضی دعویٰ کی واپسی

24۔ عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ کے مخصوص احکامات پر اپیل

25۔ عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ کی ڈگریوں اور احکامات کی نگرانی

26۔ [منسوخ شُدہ]

27۔ ڈگریوں اور احکامات کی قطعیت

27-اے۔ قُرقی کے وارنٹ کے لیے درخواست

27-بی۔ وارنٹ کو مسترد یا معطل کرنے کے لیے درخواست

باب-V

اضافی دفعات

28۔ عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ کی ماتحتی

28-اے۔ ضلعی عدالت کا معاملات واپس لینے اور ان کو منتقل کرنے کا اختیار

29۔ مہر

30۔ عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ کی موقوفی

31۔ عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ کے جج کی کسی دیگر عہدے پر تقرری کے اختیار کا استثنا

32۔ عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ کا دائرۂ اختیارِ سماعت رکھنے والی عدالتوں پر ایکٹ کا اطلاق

33۔ دو عدالتوں کے طور پر ایسا دائرۂ اختیار رکھنے والی عدالت پر ایکٹ اور ضابطہ کا اطلاق

34۔ لاگو کیے گئے ضابطے میں تبدیلی

35۔ موقوف کی گئی عدالتوں کی کارروائیوں کا جاری رہنا

36۔ [منسوخ شُدہ]

37۔ مخصوص احکامات کی اشاعت

پہلا اشیڈول۔[منسوخ شُدہ]

دوسرا اشیڈول

مقدمات جو عدالتِ برائے معاملاتِ خفیفہ کے اختیار سماعت سے خارج شُدہ ہیں

تیسرا اشیڈول

متن

[1]صوبائی عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ ایکٹ، 1887

(IX بابت 1887)

[24 فروری، 1887]

[2][**********]عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ سے متعلقہ قانون کو یکجا کرنے اور اس میں ترمیم کرنے کے لیے ایکٹ۔

جب کہ یہ مناسب ہے کہ [3][**********]عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ سے متعلقہ قانون کو یکجا کیا جائے اور اس میں ترمیم کی جائے؛

اس {ایکٹ} کے ذریعے اسے یوں وضع کیا جاتا ہے:-

باب I

ابتدائیہ

1۔ عنوان، دائرۂ کار اور آغازِ نفاذ - (1) یہ ایکٹ صوبائی عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ ایکٹ، 1887 کہلائے گا۔

(2) اس کا دائرۂ کار [4][پورا پاکستان] ہے؛ اور

---

[1]مقاصد اور وجوہات کی تفصیل کے لیے، دیکھیے انڈیا گزٹ، 1886، حصہ V، صفحہ 8؛ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کے لیے، دیکھیے ایضاً، 1887، حصہ IV، صفحہ 33؛ اور کونسل کی کارروائیوں کے لیے، دیکھیے ایضاً، 1885، اضافی، صفحہ 8 اور 9 ، اور ایضاً، 1887، حصہ IV ، صفحہ 25۔ یہ ایکٹ بذریعہ برطانوی بلوچستان ضابطۂ قوانین، 1913(II بابت 1913)، ایس۔ 3 میں بلوچستان میں نافذالعمل قرار پایا۔ بلوچستان کے ٹھیکے پر دیے گئے علاقہ جات کو اس کے دائرۂ کار میں شامل کیا گیا، دیکھیے ٹھیکے پر دیے گئے علاقہ جات (قوانین) آرڈر، 1950 (گورنر جنرل آرڈر III بابت 1950)؛ اور بلوچستان کے متحدہ علاقہ جات پر لاگو ہوا، دیکھیے انڈیا گزٹ، 1937، حصہ I، صفحہ 1499۔ یہ ایکٹ بذریعہ کراچی عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ ایکٹ، 1929 کراچی پر اس کے اطلاق کے لیے منسوخ کیا گیا لیکن بذریعہ صوبائی عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ (ترمیم) آرڈیننس، 1962 (LI بابت 1962)، ایس۔ 7 میں نافذ ہوا، (7 جون، 1962 سے مؤثر ہوا)۔

[2]بذریعہ مرکزی ایکٹس اور آرڈیننسز کی تطبیق آرڈر 1949 (گورنر جنرل آرڈر نمبر 4 بابت 1949) الفاظ "پریزیڈنسی قصبات سے باہر قائم شُدہ" کو حذف کیا گیا، مؤرخہ 28 مارچ، 1949 کو مؤثر ہوا، آرٹیکل 3 اور شیڈول؛ اور پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 233 تا 283 پر شائع ہوا۔

[3]بذریعہ مرکزی ایکٹس اور آرڈیننسز کی تطبیق آرڈر 1949 (گورنر جنرل آرڈر نمبر 4 بابت 1949) الفاظ "نظامِ عدلیہ کی ہائی کورٹس کے عمومی ابتدائی سول دائرۂ اختیار کو بنگال اور مدراس اور بمبئی میں فورٹ ولیم میں وقتی طور پر مقامی حدود سے باہر قائم کیا گیا" کو حذف کیا گیا، مؤرخہ 28 مارچ، 1949 کو مؤثر ہوا، آرٹیکل 3 اور شیڈول؛ اور پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 233 تا 283 پر شائع ہوا۔

(3) اس کا نفاذ یکم جولائی، 1887 کو ہو گا۔

[5] [2۔ وضاحت۔*************]

3۔ **مستثنیات** - اس ایکٹ میں کچھ بھی {درج ذیل} کو متاثر کرنے والا تصور نہیں کیا جائے گا۔

(اے) اس ایکٹ کے آغازِ نفاذ سے پہلے دائر کیے گئے کسی مقدمے میں ڈگری سے قبل یا بعد میں کوئی کارروائی؛ یا

(بی) قرضہ جات یا دیوانی نوعیت کے دیگر دعویٰ جات، [6][******]، یا دکن کاشتکاروں کی دادرسی ایکٹ، 1879[7] کے تحت گاؤں کے منصفوں کے حوالے سے وقتی طور پر نافذ العمل کسی قانون کے تحت کسی مجسٹریٹ کا دائرۂ اختیار؛ یا

(سی) مجموعہ ضابطہ دیوانی[8] کے علاوہ کوئی مقامی قانون یا کوئی خاص قانون۔

4۔ **تعریف** - جب تک کوئی چیز موضوع یا سیاق و سباق کے منافی نہ ہو اس ایکٹ میں "عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ" سے مراد اس ایکٹ کے تحت تشکیل کردہ عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ ہیں اور اس میں اس ایکٹ کے تحت ایسی کسی عدالت میں دائرۂ اختیار کا استعمال کرنے والا کوئی شخص شامل ہے۔

بابII

عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ کی تشکیل

5۔ **عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ کا قیام** - (1) [9][صوبائی حکومت] [10][******] بذریعہ تحریری حکم اس کے زیرِ انتظام [11][******] علاقہ جات میں کسی جگہ پر کوئی عدالت معاملاتِ خفیفہ قائم کر سکتی ہے۔

---

[4] بذریعہ مرکزی قوانین (قانونی اصلاحات) آرڈیننس، 1960 (XXI بابت 1960) الفاظ "تمام صوبہ جات اور وفاق کا دار الحکومت" کو بدل دیا گیا، مؤرخہ 14 اکتوبر، 1955 سے مؤثر ہوا، ایس 3 اور دوسرا شیڈول؛ اور پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں مؤرخہ 9 جون، 1960 کو صفحات 725 تا 845 پر شائع ہوا، جسے بذریعہ مرکزی ایکٹس اور آرڈیننسز کی تطبیق آرڈر 1949 (گورنر جنرل آرڈر نمبر 4 بابت 1949) الفاظ "تمام برطانوی ہند" سے بدل دیا گیا تھا، مؤرخہ 28 مارچ، 1949 کو مؤثر ہوا، آرٹیکل 3(2) اور 4 اور پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 223 تا 283 پر شائع ہوا۔

[5] بذریعہ ترمیم ایکٹ، 1891 (XII بابت 1891) ایس۔2 اور شیڈول I، جزوی طور پر اور بذریعہ تنسیخ ایکٹ، 1938 (I بابت 1938)، ایس۔2 اور شیڈول جُزوی طور پر منسوخ کیا گیا۔

[6] بذریعہ مرکزی ایکٹس اور آرڈیننسز تطبیق آرڈر 1949 (گورنر جنرل آرڈر نمبر 4 بابت 1949) الفاظ "یا مدراس ضابطے کی دفعات کے تحت گاؤں کے منصفین یا گاؤں کی پنچائیتوں کا" کو حذف کیا گیا، مؤرخہ 28 مارچ، 1949 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 3 اور شیڈول؛ اور پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 233 تا 283 پر شائع ہوا۔

[7] XVII بابت 1879۔

[8] XIV بابت 1882۔ اب مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 (V بابت 1908)۔

[9] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 الفاظ "مقامی حکومت" کو بدل دیا گیا، یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 4 اور عمومی تطبیقات کا جدول۔

[10] بذریعہ لامرکزیت ایکٹ، 1914 (IV بابت 1914) الفاظ "گورنر جنرل ان کونسل کی پیشگی منظوری سے ۔" کو حذف کیا گیا، ایس 2 اور شیڈول کے تحت؛ اور مؤرخہ 24 فروری 1914 کو گزٹ آف انڈیا میں شائع ہوا۔

[11] بذریعہ مرکزی ایکٹس اور آرڈیننسز تطبیق آرڈر 1949 (گورنر جنرل آرڈر نمبر 4 بابت 1949) الفاظ "پریزیڈنسی قصبات میں قائم کردہ نظامِ عدلیہ کی ہائی کورٹس کے عمومی ابتدائی سِول دائرۂ اختیار کا وقتی طور پر مقامی حدود سے باہر ہونا" کو حذف کیا گیا، مؤرخہ 28 مارچ، 1949 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 3 اور شیڈول؛ اور پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 233 تا 283 پر شائع ہوا۔

(2) عدالتِ معاملاتِ خفیفہ کے دائرۂ کار کی مقامی حدود وہ ہوں گی جو [12][صوبائی حکومت] وضع کرے اور عدالت ایسے مقام یا مقامات پر قائم کی جائے گی جنھیں [13][صوبائی حکومت] مقرر کرے۔

[14][6۔ **جج** - جب کوئی عدالت ِ معاملاتِ خفیفہ قائم ہوجائے تو بذریعہ تحریری حکم عدالت کا ایک جج مقرر کیا جائے گا:

تاہم اگر صوبائی حکومت ایسا کرنے کی ہدایت کرے تو یہی شخص ایسی ایک سے زیادہ عدالتوں کا جج ہو گا۔]

7۔ **مخصوص حالات میں نشست کے اوقات مقرر کرنا** - (1) کوئی جج جو ایسی دو یا زائد عدالتوں کا جج ہے، ضلعی عدالت کی منظوری سے ایسے اوقات مقرر کرسکتا ہے جس پر وہ ہر عدالت میں اپنے عہدے کے فرائض سرانجام دے گا، جس کا وہ جج ہے۔

(2) اوقات کا نوٹس ہائی کورٹ کے وقتاً فوقتاً ہدایت کردہ انداز میں شائع کیا جائے گا۔

8۔ **ایڈیشنل جج** -[15][(1) اگر صوبائی حکومت ایسا کرنے کی ہدایت کرے تو بذریعہ تحریری حکم کسی عدالت معاملاتِ خفیفہ یا ایسی دو یا زائد عدالتوں کے ایڈیشنل ججوں کا تقرر کیا جاسکتا ہے۔]

(2) [16][کوئی ایڈیشنل] جج عدالت یا عدالتوں کے جج کے ایسے افعال سرانجام دے گا جو جج کی جانب سے سونپے گئے ہوں، اور ان افعال کی انجام دہی میں بطور جج وہی اختیارات استعمال کرے گا۔]

(3) جج [17][کسی ایڈیشنل] جج سے اس کے پاس کوئی زیرِ سماعت مقدمہ واپس لے سکتا ہے۔

(4) جب جج غیر حاضر ہو تو [18][سینئر] ایڈیشنل جج، جج کے تمام یا کوئی افعال سرانجام دے سکتا ہے۔

[19][9۔ ججوں کی معطلی اور برطرفی - ****************]

10۔ **دو ججوں کو بطور بنچ رکھنے کا تقاضا کرنے کا اختیار** -[20][صوبائی حکومت] ہائی کورٹ کی مشاورت سے بذریعہ تحریری حکم یہ ہدایت کرسکتی ہے کہ عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ کے دو جج یا ایک جج یا عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ کا کوئی ایڈیشنل جج قابل سماعت مقدمات یا درخواستوں کے ایسے زمرے یا زمروں کی سماعت کے لیے ایک ساتھ نشست رکھیں گے جیسا کہ حکم میں بیان کیا گیا ہو۔

---

[12] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 الفاظ "مقامی حکومت" کو بدل دیا گیا، یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 4 اور عمومی تطبیقات کا جدول۔

[13] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 الفاظ "مقامی حکومت" کو بدل دیا گیا، یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 4 اور عمومی تطبیقات کا جدول۔

[14] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937، بدل دیا گیا، یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 3 اور شیڈول I۔

[15] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937، بدل دیا گیا، یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 3 اور شیڈول I۔

[16] بذریعہ تنسیخی اور ترمیمی ایکٹ، 1915 (XI بابت 1915) لفظ "ایڈیشنل" کو بدل دیا گیا، ایس۔2 اور پہلا شیڈول؛ اور مؤرخہ 22 ستمبر، 1915 کو گزٹ آف انڈیا میں شائع ہوا۔

[17] بذریعہ تنسیخی اور ترمیمی ایکٹ، 1915 (IX بابت 1915) لفظ "ایڈیشنل" کو بدل دیا گیا، ایس۔2 اور پہلا شیڈول؛ اور مؤرخہ 22 ستمبر، 1915 کو گزٹ آف انڈیا میں شائع ہوا۔

[18] بذریعہ تنسیخی اور ترمیمی ایکٹ، 1915 (IX بابت 1915) شامل کیا گیا، ایس۔2 اور پہلا شیڈول؛ اور مؤرخہ 22 ستمبر، 1915 کو گزٹ آف انڈیا میں شائع ہوا۔

[19] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 حذف کیا گیا، یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 3 اور شیڈول I۔

[20] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 "مقامی حکومت" کو بدل دیا گیا، یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 4 اور عمومی تطبیقات کا جدول۔

11۔ کسی بینچ کی جانب سے سماعت کردہ معاملے میں فیصلے ۔ (1) سابقہ مذکورہ بالا سیکشن کے تحت اگر دو جج یا ایک جج اور ایک ایڈیشنل جج نشست میں ہوں تو کسی امرِ قانونی یا قانونی اثر رکھنے والے رواج یا کسی دستاویز کو سمجھنے میں اُس کی تشریح کے حوالے سے جو {معاملے کی} کیفیات پر اثر انداز ہو سکتی ہو، اختلاف رکھتے ہوں مقدمے کے حقائق کی تفصیل اور جس نکتے پر ان کا اختلافِ رائے ہے، مرتب کریں گے اور ہائی کورٹ کو فیصلے کے لیے بھیجیں گے اور مجموعہ ضابطہ دیوانی[21] کے باب XLVI کی دفعات اس ریفرنس پر لاگو ہوں گی۔

(2) اگر وہ ذیلی سیکشن (1) میں بیان کردہ معاملے کے علاوہ کسی اور معاملے پر اختلاف کریں تو عدالت معاملاتِ خفیفہ کے جج کی حیثیت سے تقرری کی تاریخ کے حوالے سے سینئر جج کی رائے، یا، اگر ان میں سے ایک ایڈیشنل جج ہے تو اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے جج کی رائے کو فوقیت حاصل ہو گی ۔

(3) ذیلی سیکشن (2) کے مقاصد کے لیے مستقل طور پر مقرر کیا گیا جج کسی قائم مقام جج سے سینئر متصور ہو گا۔

12۔ رجسٹرار ۔[22][(1) عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ میں کوئی افسر مقرر کیا جا سکتا ہے جسے عدالت کا رجسٹرار کہا جائے گا۔]

(2) جہاں کوئی رجسٹرار مقرر ہو، وہ عدالت کا اعلیٰ انتظامی افسر ہو گا۔

(3) [23][صوبائی حکومت] بذریعہ تحریری حکم عدالت کے دائرۂ کار کی مقامی حدود کے اندر رجسٹرار کو بیس روپے تک کی مالیت کے مقدمات کے لیے عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ کے جج کا دائرۂ اختیار سونپ سکتی ہے۔

(4) رجسٹرار، اس کی جانب سے قابلِ سماعت ایسے مقدمات کی یوں سماعت کرے گا جیسے جج عمومی یا مخصوص حکم کے ذریعے ہدایت کرے۔

[24][(5) * * * * * * * * *]

[25][**13۔** دیگر انتظامی افسران ۔ *********]

14۔ انتظامی افسران کے فرائض ۔ (1) عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ کے انتظامی افسران اس ایکٹ یا فی الوقت نافذ العمل کسی دیگر وضع شُدہ قانون میں مخصوص کردہ اُن فرائض کے علاوہ جو ان میں سے کسی کو سونپے گئے ہیں یا سونپے جا سکتے ہیں، انتظامی نوعیت کے ایسے تمام فرائض سر انجام دیں گے جیسا کہ جج ہدایت کرے۔

---

[21] XIV بابت 1882۔اب دیکھیے مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 (V بابت 1908) کا آرڈر، XXLVI، سیکشنز 113، 115 اور پہلا شیڈول۔

[22] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 بدل دیا گیا، یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 3 اور شیڈول I۔

[23] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 "مقامی حکومت" کو بدل دیا گیا، یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 4 اور عمومی تطبیقات کا جدول۔

[24] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 حذف کیا گیا، یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 3 اور شیڈول I۔

[25] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 حذف کیا گیا، یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 3 اور شیڈول I۔

(2) ہائی کورٹ اس ایکٹ یا فی الوقت نافذ العمل کسی وضع شُدہ قانون کی مطابقت سے عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ کے انتظامی افسران کو ایسے اختیارات اور فرائض سونپتے اور عائد کرتے ہوئے جنھیں وہ مناسب سمجھے، اور ایسے طریقِ کار کو منضبط کرنے کے لیے جس میں سونپے گئے اور عائد کیے گئے فرائض اور اختیارات استعمال اور سرانجام دیے جائیں گے، قواعد وضع کر سکتی ہے۔

باب III

عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ کا دائرۂ اختیارِ سماعت

15۔ عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ کی جانب سے مقدمات کی سماعت - (1) کوئی عدالت معاملاتِ خفیفہ دوسرے شیڈول میں مخصوص کردہ اُن مقدمات کی سماعت نہیں کرے گی جنھیں مقدمات عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ کے اختیارِ سماعت سے خارج کر دیا گیا ہے۔

(2) اُس شیڈول میں مخصوص کردہ مستثنیات اور فی الوقت نافذ العمل کسی وضع شُدہ قانون کی دفعات کے تحت، دیوانی نوعیت کے تمام مقدمات جن کی مالیت [26][دو ہزار] روپے سے زائد نہ ہو، عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ کی جانب سے قابلِ سماعت ہوں گے۔

(3) مذکورہ بالا کے تحت [27][اور اس حوالے میں صوبائی حکومت کی جانب سے دی گئی ہدایات کے تحت، ہائی کورٹ] بذریعہ تحریری حکم ہدایت کر سکتی ہے کہ دیوانی نوعیت کے تمام مقدمات جن کی مالیت [28][پانچ ہزار] روپے سے زیادہ نہیں ہے، حکم میں مذکور عدالت معاملاتِ خفیفہ کی جانب سے قابلِ سماعت ہوں گے۔

16۔ عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ کا مختص دائرۂ اختیارِ سماعت - سوائے اس کے کہ اس ایکٹ یا وقتی طور پر نافذ العمل کسی دیگر وضع شُدہ قانون کے ذریعے واضح طور پر بیان کیا گیا ہو، کسی عدالت معاملاتِ خفیفہ کے دائرۂ اختیار کی مقامی حدود کے اندر دائرۂ اختیار رکھنے والی کسی عدالت کی جانب سے عدالت معاملاتِ خفیفہ کی جانب سے قابلِ سماعت کسی مقدمے کی سماعت نہیں کی جائے گی جس کے پاس یہ مقدمہ قابلِ سماعت ہے۔

باب IV

ضابطۂ عمل اور ضابطۂ کار

---

[26] بذریعہ صوبائی عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ (مغربی پاکستان ترمیم) آرڈیننس، 1966 (VIII بابت 1966) الفاظ "ایک ہزار" کو بدل دیا گیا، 31 مارچ، 1966 سے مؤثر ہوا، ایس۔2؛ اور مغربی پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 711 تا 712 پر شائع ہوا۔

[27] بذریعہ صوبائی عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ (مغربی پاکستان ترمیم) آرڈیننس، 1966 (VIII بابت 1966) الفاظ "صوبائی حکومت" کو بدل دیا گیا، 31 مارچ، 1966 سے مؤثر ہوا، ایس۔2؛ اور مغربی پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 711 تا 712 پر شائع ہوا۔ جسے بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 الفاظ "مقامی حکومت" کے لیے بدل دیا گیا، یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 4 اور عمومی تطبیقات کا جدول۔

[28] بذریعہ صوبائی عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ (مغربی پاکستان ترمیم) آرڈیننس، 1966 (VIII بابت 1966) الفاظ "دو ہزار" کو بدل دیا گیا، 31 مارچ، 1966 سے مؤثر ہوا، ایس۔2؛ اور مغربی پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 711 تا 712 پر شائع ہوا۔

17۔ مجموعۂ ضابطۂ دیوانی کا اطلاق - (1) [29][سوائے اس کے کہ اُس ضابطہ یا اِس ایکٹ میں بصورت دیگر کچھ بیان کیا گیا ہو، مجموعۂ ضابطۂ دیوانی، [30] 1908 میں مجوّزہ ضابطۂ کار] وہ ضابطۂ کار ہو گا جو کسی عدالت معاملاتِ خفیفہ میں اس کی جانب سے قابلِ سماعت تمام مقدمات میں اور ایسے مقدمات سے متعلق ہونے والی تمام کارروائیوں میں اپنایا جائے گا:

تاہم کوئی دخواست دہندہ یک طرفہ پاس کی گئی ڈگری کی منسوخی کا حکم حاصل کرنے کے لیے یا فیصلے پر نظرِ ثانی کے لیے، اپنی درخواست پیش کرتے وقت، خواہ ڈگری کے تحت یا فیصلے کی تعمیل میں، واجب الادا رقم عدالت میں جمع کروائے گا یا [31][ڈگری کی تعمیل یا ایسے فیصلے کی تعمیل کے لیے ایسی ضمانت دے گا جس کی عدالت نے اس کی جانب سے اس ضمن میں دی گئی کسی سابقہ درخواست پر ہدایت کی ہو]۔

(2) جہاں کوئی شخص ذیلی سیکشن (1) کے فقرۂ شرطیہ کے تحت ضامن کی حیثیت سے ذمہ دار ٹھہرتا ہے تو ضمانت مجموعۂ ضابطۂ دیوانی [32][1908] کے سیکشن [33] [145] کی جانب سے فراہم کردہ طریقِ کار سے وصول کی جاسکتی ہے۔

18۔ رجسٹرار کی جانب سے مقدمات کی سماعت - (1) سیکشن 12 کے ذیلی سیکشن (3) اور (4) کے تحت رجسٹرار کی جانب سے قابلِ سماعت مقدمات کی سماعت اس کی جانب سے کی جائے گی اور اس کے تحت جاری کی گئی ڈگریاں اس کی جانب سے ہر حوالے سے اسی طرح جاری کی جائیں گی جیسے جج بالترتیب مقدمات کی سماعت کرے اور ڈگریاں جاری کرے۔

(2) جج رجسٹرار کے زیرِ سماعت کوئی مقدمہ یا دیگر کارروائی خود کو یا ایڈیشنل جج کے مقرر کیے جانے کی صورت میں اُس ایڈیشنل جج کو منتقل کر سکتا ہے۔

19۔ رجسٹرار کی جانب سے عرضی دعویٰ کی قبولیت، واپسی اور استرداد - (1) جب عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ کا جج غیر حاضر ہو اور کسی ایڈیشنل جج کی تقرری نہ کی گئی ہو یا جس کی تقرری کی گئی ہو وہ بھی غیر حاضر ہو تو رجسٹرار کسی عرضی دعویٰ کو وصول کر سکتا ہے یا کسی عرضی دعویٰ کو کسی ایسی وجہ سے واپس یا رد کر سکتا ہے جس کے لیے جج اسے واپس یا رد کر سکتا تھا۔

(2) جج از خود یا کسی فریق کی درخواست پر کسی عرضی دعویٰ کو واپس یا مسترد کر سکتا ہے جسے رجسٹرار کی جانب سے قبول کیا گیا ہو یا کسی عرضی دعویٰ کو قبول کر سکتا ہے جو اس کی جانب سے واپس یا مسترد کیا گیا ہو:

---

[29] بذریعہ صوبائی عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ (غیر منقولہ جائیداد کی قُرقی) ایکٹ، 1926 (I بابت 1926)، ایس-2 "طریقِ کار" سے شروع ہونے والے الفاظ اور "قابلِ اطلاق" پر ختم ہونے والے الفاظ کو بدل دیا گیا؛ اور بذریعہ انڈین مجلسِ قانون ساز پاس ہوا اور اسے 24 فروری، 1926 کو گورنر جنرل کی منظوری حاصل ہوئی۔

[30] V بابت 1908۔

[31] بذریعہ صوبائی عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ (ترمیم) ایکٹ، 1935 (IX بابت 1935)، ایس-2 "ڈگری کی تعمیل یا فیصلے سے مطابقت کے لیے عدالت کے اطمینان کے لیے ضمانت جس کی عدالت ہدایت کرے" کو بدل دیا گیا؛ اور بذریعہ انڈین مجلسِ قانون ساز پاس ہوا اور اسے 28 ستمبر، 1926 کو گورنر جنرل کی منظوری حاصل ہوئی۔

[32] بذریعہ عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ (غیر منقولہ جائیداد کی قُرقی) ایکٹ، 1926 (I بابت 1926)، ایس-2 اضافہ کیا گیا؛ اور بذریعہ انڈین مجلسِ قانون ساز پاس ہوا اور اسے 24 فروری، 1926 کو گورنر جنرل کی منظوری حاصل ہوئی۔

[33] بذریعہ عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ (غیر منقولہ جائیداد کی قُرقی) ایکٹ، 1926 (I بابت 1926)، ایس-2 عدد "253" کو بدل دیا گیا؛ اور بذریعہ انڈین مجلسِ قانون ساز پاس ہوا اور اسے 24 فروری، 1926 کو گورنر جنرل کی منظوری حاصل ہوئی۔

تاہم، جہاں کوئی فریق اِس ذیلی سیکشن کے تحت عرضی دعویٰ کی واپسی، استرداد یا قبولیت کے لیے درخواست دیتا ہے اور رجسٹرار کے عرضی دعویٰ قبول کرنے یا واپس کرنے یا مسترد کرنے کی تاریخ کے بعد جج کی پہلی نشست میں اس کی درخواست نہیں دی گئی تو جج درخواست کو برخاست کردے گا جب تک درخواست دہندہ اسے مطمئن نہیں کرتا کہ اس نشست پر درخواست نہ دینے کی کوئی معقول وجہ موجود تھی۔

20۔ اعترافِ جُرم پر رجسٹرار کی جانب سے ڈگریوں کا جاری کرنا - (1) اگر مقدمے کی سماعت کے لیے مقررہ تاریخ سے پہلے مدعاعلیہ یا اس ضمن میں اس کا مجاز نمائندہ رجسٹرار کے سامنے پیش ہوتا ہے اور مدعی کے دعوے کو قبول کرتا ہے تو اگر جج غیر حاضر ہو اور کوئی ایڈیشنل جج مقرر نہ کیا گیا ہو یا مقرر کیا گیا ایڈیشنل جج غیر حاضر ہو تو رجسٹرار منظوری پر مدعاعلیہ کے خلاف ڈگری جاری کر سکتا ہے جو اسی طرح مؤثر ہوگی جیسے جج کی جانب سے جاری کردہ ڈگری ہو۔

(2) جہاں کوئی ڈگری ذیلی سیکشن (1) کے تحت رجسٹرار کی جانب سے جاری کی جائے، جج فیصلے پر نظرِ ثانی کے لیے درخواست کی منظوری دے سکتا ہے اور انھی شرائط پر، انھی وجوہات پر اور اسی انداز میں مقدمے کی دوبارہ سماعت کر سکتا ہے جیسے ڈگری اس کی جانب سے جاری کی گئی تھی۔

21۔ رجسٹرار کی جانب سے ڈگریوں کا اجرا - (1) اگر جج غیر حاضر ہے اور کوئی ایڈیشنل جج مقرر نہیں کیا گیا یا ایڈیشنل یا مقرر کیا گیا ایڈیشنل جج بھی غیر حاضر ہے تو رجسٹرار جج کی جانب سے وصول کردہ ہدایات کے تحت یا ایڈیشنل جج کی جانب سے جاری کردہ ڈگریوں یا احکامات کے حوالے سے، ڈگریوں کے اجرا کے لیے درخواستوں کے ضمن میں اور عدالت، جس میں وہ رجسٹرار ہے کی جانب سے جاری کردہ یا عدالت کو اجرا کے لیے بھیجے گئے احکامات جو جج اس ایکٹ کے تحت دے سکتا ہے، کوئی حکم جاری کر سکتا ہے۔

(2) جج، رجسٹرار کے ذیلی سیکشن (1) کے تحت دیے گئے حکم کے اجرا کے حوالے سے کسی فیصلے یا حکم کی صورت میں یا ایڈیشنل جج اس کی جانب سے دیے گئے فیصلے یا حکم کی صورت میں اور اس سیکشن کے تحت جج کی جانب سے کارروائی نہ کرنے کے حوالے سے ازخود یا رجسٹرار کے حکم کی تاریخ سے پندرہ دن کے اندر کسی فریق کی جانب سے دی گئی درخواست پر یا اس حکم کی تعمیل میں جاری کردہ کارروائی پر عمل درآمد کے حکم کو منسوخ کر سکتا ہے یا اس میں تبدیلی کر سکتا ہے۔

(3) ذیلی سیکشن (2) میں مخصوص کردہ پندرہ دن کی مدت کا شمار انڈین میعادِ سماعت ایکٹ،[34] 1877 کی دفعات کے مطابق یوں کیا جائے گا جیسے فریق کی درخواست فیصلے کی نظرِ ثانی کے لیے کوئی درخواست تھی۔

22۔ اعلیٰ انتظامی افسر کی جانب سے مقدمات ملتوی کرنا - جب عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ کا کوئی جج غیر حاضر ہو اور کوئی ایڈیشنل جج مقرر نہ ہوا ہو یا مقرر کردہ ایڈیشنل جج بھی غیر حاضر ہو تو عدالت کا رجسٹرار یا کوئی دیگر اعلیٰ انتظامی افسر کسی مقدمے یا دیگر کارروائی کی سماعت کو ملتوی کرنے کے لیے عدالت کی جانب سے دیا گیا اختیار وقتاً فوقتاً استعمال کر سکتا ہے اور اس کی مزید کارروائی کے لیے کوئی دن متعین کر سکتا ہے۔

23۔ ملکیت کے تنازعے پر مبنی مقدمات میں عرضی دعویٰ کی واپسی - (1) باوجود اس کے کہ اس ایکٹ کے مذکورہ بالا حصے میں کچھ بھی درج ہو، جب مدعی کا حق اور عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ میں اس کی جانب سے دعویٰ کی گئی دادرسی کسی غیر منقولہ جائیداد کی ملکیت یا ایسی دیگر

---

[34] XV بابت 1877۔ اب میعادِ سماعت ایکٹ، 1908 (IX بابت 1908)۔

ملکیت جس کا تعین عدالت حتمی طور پر نہ کر سکے، کے ثبوت اور تردید پر منحصر ہو، عدالت کارروائی کے کسی بھی مرحلے پر عدالت کو پیش کیا جانے والا عرضی دعویٰ ملکیت کا حق متعین کرنے کا اختیارِ سماعت رکھنے والی عدالت کو پیش کرنے کے لیے واپس سکتی ہے۔

(2) جب کوئی عدالت ذیلی سیکشن (1) کے تحت کوئی عرضی دعویٰ واپس کرتی ہے تو یہ مجموعہ ضابطہ دیوانی[35] کے سیکشن 57 کے دوسرے پیراگراف کی دفعات کے مطابق ہوگا اور لاگت کے حوالے سے ایسا حکم جاری کرے گی جسے یہ جائز سمجھے اور عدالت انڈین میعادِ سماعت ایکٹ، [36]1877 کے مقاصد کے لیے معاملے کی اختیارِ سماعت میں نقص کی نوعیت کی وجہ سے مقدمے کی سماعت کرنے کے قابل نہیں سمجھی جائے گی۔

24۔ عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ کے مخصوص احکامات پر اپیل - جہاں[37] [مجموعہ ضابطہ دیوانی،[38] 1908 کے سیکشن 104 کے ذیلی سیکشن (1) کی شق (ایف ایف) یا شق (ایچ)] میں مخصوص کردہ کوئی حکم کسی عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ کی جانب سے دیا گیا ہو، اس سے کوئی اپیل ضلعی عدالت کو[39] [کسی ایسی وجہ کی بنا پر جس پر ایسے حکم پر کوئی اپیل اُس سیکشن کے تحت کی گئی ہو، کی جائے گی۔]

25۔ عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ کی ڈگریوں اور احکامات پر نگرانی - ہائی کورٹ خود کو مطمئن کرنے کے مقصد کے لیے کہ کسی مقدمے پر عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ کی جانب سے جاری کی گئی ڈگری یا حکم قانون کے مطابق تھا، مقدمے کو طلب کر سکتی ہے اور اس کے حوالے سے ایسا حکم جاری کر سکتی ہے جسے یہ مناسب سمجھے۔

[40] [**26۔** مجموعہ ضابطہ دیوانی کے دوسرے شیڈول کی ترمیم - ******]

27۔ ڈگریوں اور احکامات کی قطعیت - سوائے اس کے کہ اس ایکٹ کے ذریعے بندوبست کیا گیا ہو، عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ کی جانب سے اس ایکٹ کی مذکورہ دفعات کے تحت جاری کی گئی کوئی ڈگری یا حکم قطعی ہوگا۔

[41] [**27اے۔ قُرقی کے وارنٹ کے لیے درخواست** - (1) کوئی شخص جو عدالت کے دائرۂ اختیار کی مقامی حدود کے اندر واقع کسی مکان یا احاطہ جات، جس کا سالانہ کرایہ[42] [دو ہزار روپے تک یا جہاں عدالت سیکشن 15 کے ذیلی سیکشن (3) کے تحت مجاز ہو، پانچ ہزار روپے تک ہو]، کے کرایے کے بقایاجات کے حق دار ہونے کا دعویٰ کرے، قُرقی کے وارنٹ کے لیے عدالت کو درخواست دے سکتا ہے۔

---

[35] VI X بابت 1882۔ اب دیکھیے مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 (ایکٹ V بابت 1908) کا پہلا شیڈول، آرڈر VII، قاعدہ 10۔

[36] XV بابت 1877۔ اب میعادِ سماعت ایکٹ، 1908 (IX بابت 1908)۔

[37] بذریعہ ضابطہ دیوانی (ترمیم) ایکٹ، 1922 (IX بابت 1922) الفاظ اور اعداد " مجموعہ ضابطہ دیوانی (V بابت 1908) کے سیکشن 588 کی شق (29)" کو بدل دیا گیا، ایس۔ 5؛ اور مؤرخہ 5 مارچ، 1922 کو گزٹ آف انڈیا میں شائع ہوا۔

[38] V بابت 1908۔

[39] بذریعہ ضابطہ دیوانی (ترمیم) ایکٹ، 1922 (IX بابت 1922) اضافہ کیا گیا ایس۔ 5؛ اور مؤرخہ 5 مارچ، 1922 کو گزٹ آف انڈیا میں شائع ہوا۔

[40] بذریعہ صدارتی عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ کے قانون میں ترمیم ایکٹ، 1888 (X بابت 1888) منسوخ کیا گیا، ایس۔ 4۔

[41] بذریعہ صوبائی عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ (ترمیم) آرڈیننس، 1962 (LI بابت 1962) شامل کیا گیا، 7 جون، 1962 سے مؤثر ہوا، ایس۔ 3؛ اور پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 980 تا 983 پر شائع ہوا۔

(2) درخواست کے ساتھ تیسرے شیڈول میں دیے گئے فارم اے کے ساتھ کوئی بیانِ حلفی یا توثیق نامہ موجود ہوگا۔

(3) اس سیکشن میں درج کچھ بھی درج ذیل پر لاگو نہ ہوگا—

(اے) حکومت کو واجب الادا کوئی کرایہ؛

(بی) کوئی کرایہ جو ذیلی سیکشن (1) میں درج درخواست دینے سے قبل بارہ ماہ سے زائد کے لیے واجب الادا ہو۔

27بی۔ وارنٹ کو مسترد یا معطل کرنے کے لیے درخواست - (1) قرض دار یا کوئی دیگر شخص جو سیکشن 27اے کے تحت قُرقی کے وارنٹ کے تحت کسی ضبط شُدہ جائیداد کا مبینہ مالک ہونے کا اقرار کرے، پانچ دن کے اندر یا ایسی توسیع کردہ مدت جسے عدالت ایسی ضبطی سے وجوہات کو تحریری طور پر ریکارڈ کرنے کے لیے مخصوص کرے، کسی بھی وقت عدالت کو وارنٹ منسوخ یا معطل کرنے یا کسی ضبط شُدہ شے کی واگزاری کے لیے درخواست دے سکتا ہے اور عدالت ایسی شرائط پر جنھیں یہ مناسب سمجھے، اس کے مطابق وارنٹ کو برطرف یا معطل کر سکتی ہے یا چیز کو واگزار کر سکتی ہے اور عدالت اپنی صوابدید پر قرض دار کو واجب الادا کرایہ ادا کرنے کے لیے مناسب وقت دے سکتی ہے۔

(2) ایسی کسی درخواست پر اس کے نتیجے میں اور وارنٹ کی تعمیل کے نتیجے میں معاملے کی لاگت عدالت کی صوابدید پر ہوگی اور عدالت کی ہدایت کے مطابق ادا کی جائے گی۔]

باب V

اضافی دفعات

28۔ عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ کی ماتحتی - (1) کوئی عدالت ِ معاملاتِ خفیفہ ضلعی عدالت کے انتظامی کنٹرول اور ہائی کورٹ کی نگرانی کے ماتحت ہوگی، اور-

(اے) ہائی کورٹ کی جانب سے وقتاً فوقتاً مجوّزہ رجسٹر، بہی کھاتے اور اکاؤنٹس مرتب کرے گی، اور

(بی) ایسے مطالبات کی تعمیل کرے گی جو ضلعی عدالت، ہائی کورٹ یا[43] [صوبائی حکومت] نے ریکارڈ، گوشواروں اور تفصیلات کے لیے ایسے انداز اور طریقِ کار میں وضع کیے ہوں جیسے مطالبات کرنے والی اتھارٹی ہدایت کرے۔

(2) انتظامی کنٹرول کے حوالے سے ضلعی عدالت کا کسی عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ سے تعلق ایسا ہی ہوگا جیسے کہ ضلعی عدالت کا نچلے درجے کی دیوانی عدالت سے ہے جو پانچ ہزار کی مالیت کے ابتدائی مقدمات کی سماعت کی اس علاقے کے اس حصے میں مجاز ہے جو [44][صوبائی حکومت] کے زیرِ انتظام ہے، جس میں عدالت ِ معاملاتِ خفیفہ قائم کی گئی ہے۔

---

[42]بذریعہ صوبائی عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ (مغربی پاکستان ترمیم) آرڈیننس، 1966 (VIII بابت 1966) الفاظ "ایک ہزار روپے یا جہاں عدالت سیکشن 15 کے ذیلی سیکشن (3) کے تحت مجاز ہو، دو ہزار روپے" کو بدل دیا گیا، 31 مارچ، 1966 سے مؤثر ہوا، ایس۔3؛ اور پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 711 تا 712 پر شائع ہوا۔

[43]بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 "مقامی حکومت" کو بدل دیا گیا، یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 4 اور عمومی تطبیقات کا جدول۔

[44]بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 "مقامی حکومت" کو بدل دیا گیا، یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 4 اور عمومی تطبیقات کا جدول۔

[45] [28-اے۔ **ضلعی عدالت کا معاملات واپس لینے اور ان کو منتقل کرنے کا اختیار** - (1) جہاں کوئی ضلعی عدالت مطمئن ہے کہ کسی عدالتِ معاملاتِ خفیفہ کی جانب سے کسی مخصوص مقدمے کی سماعت مناسب طور پر نہیں کی جاسکتی تو یہ عدالت سے ایسا مقدمہ واپس لے سکتی ہے اور۔

(i) اس مقدمے کی سماعت یا تصفیہ از خود کر سکتی ہے، یا

(ii) ضلعی عدالت کے ماتحت کسی دیگر عدالت کو مقدمہ منتقل کر سکتی ہے۔

(2) جہاں کوئی مقدمہ ایسے واپس لے لیا جائے، ضلعی عدالت یا عدالت جسے مقدمہ منتقل کیا گیا ہے، اسی کی سماعت اور اس کا تصفیہ ایسے کرے گی جیسے یہ مقدمہ کسی عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ کی جانب سے قابل سماعت نہیں تھا۔]

29۔ مہر - کوئی عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ [46] [صوبائی حکومت] کی جانب سے تجویز کردہ شکل اور جسامت کی کوئی مہر استعمال کرے گی۔

30۔ عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ کی موقوفی - [47][صوبائی حکومت] تحریری حکم کے ذریعے عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ کو موقوف کر سکتی ہے۔

31۔ عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ کے جج کی کسی دیگر عہدے پر تقرری کے اختیار کا استثنا - اس ایکٹ میں کچھ بھی کسی شخص کو، جو کسی عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ کا جج یا ایڈیشنل جج ہے، کسی دوسری عدالتِ دیوانی کے جج ہونے یا اس کے کسی درجے کا مجسٹریٹ ہونے یا کسی دیگر سرکاری دفتر میں عہدہ سنبھالنے کی [48][تقرری کا] مانع نہیں سمجھا جائے گا۔

(2) جب کوئی جج یا ایڈیشنل جج ایسے مقرر کیا جائے تو اس کی عدالت کے انتظامی افسران ایسے قواعد کے تحت جو [49][صوبائی حکومت] اس ضمن میں وضع کرے، کسی دیگر عہدے کے فرائض کی انجام دہی میں اس کی معاونت کے لیے مقرر کردہ افسران سمجھے جائیں گے۔

32۔ عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ کا دائرہ اختیارِ سماعت رکھنے والی عدالتوں پر ایکٹ کا اطلاق - (1) ابواب III اور VI، جہاں تک وہ درج ذیل سے متعلقہ ہیں۔

(اے) عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ کی جانب سے قابل سماعت مقدمات کی نوعیت،

(بی) اُن مقدمات میں دیگر عدالتوں کے دائرہ اختیار کا امتناع،

---

[45] بذریعہ صوبائی عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ (ترمیم) آرڈیننس، 1962 (LI بابت 1962) شامل کیا گیا، 7 جون، 1962 سے مؤثر ہوا، ایس۔4؛ اور پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 980 تا 983 پر شائع ہوا۔

[46] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 "مقامی حکومت" کو بدل دیا گیا یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 4 اور عمومی تطبیقات کا جدول۔

[47] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 "مقامی حکومت" کو بدل دیا گیا، یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 4 اور عمومی تطبیقات کا جدول۔

[48] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 "تقرری سے مقامی حکومت" کو بدل دیا گیا، یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 3 اور شیڈول I۔

[49] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 "مقامی حکومت" کو بدل دیا گیا، یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 4 اور عمومی تطبیقات کا جدول۔

(سی) عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ کا ضابطۂ عمل اور ضابطۂ کار،

(ڈی) ان عدالتوں کے مخصوص احکامات پر اپیل اور ان کی جانب سے فیصلہ کیے گئے مقدمات پر نگرانی، اور

(ای) ڈگریوں اور احکامات کا ایسی اپیل اور نگرانی کے تحت قطعی ہونا جو اس ایکٹ کے تحت فراہم کی گئی ہیں،

اُن عدالتوں پر لاگو ہوتا ہے جنھیں فی الوقت نافذ العمل کسی وضع شُدہ قانون کے ذریعے یا تحت کسی عدالت معاملاتِ خفیفہ کا دائرۂ اختیارِ سماعت، اُن عدالتوں کی جانب سے اُس دائرۂ اختیارِ سماعت استعمال سے متعلق ہونے کی حد تک، سونپا گیا ہے اور

(2) ذیلی سیکشن (1) میں اُن عدالتوں کے حوالے سے جنھیں کسی عدالت معاملاتِ خفیفہ کا دائرۂ اختیار سونپا گیا ہے، درج کچھ بھی اُن مقدمات یا کارروائیوں پر لاگو نہیں ہوگا جو اُن عدالتوں میں وہ دائرۂ اختیار سونپے جانے سے پہلے شروع کی گئی تھیں۔

33۔ **دو عدالتوں کے طور پر ایسا دائرۂ اختیار رکھنے والی عدالت پر ایکٹ اور ضابطے کا اطلاق** - کوئی عدالت جو اُس دائرۂ اختیار کے استعمال کے حوالے سے کسی عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ کا دائرۂ اختیار رکھتی ہے اور یہی عدالت دیوانی نوعیت کے مقدمات میں جو عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ کی جانب سے قابلِ سماعت نہیں ہیں اس کے دائرۂ اختیار کے حوالے سے، اس ایکٹ اور مجموعۂ ضابطۂ دیوانی[50] کے مقاصد کے لیے مختلف عدالتیں سمجھی جائیں گی۔

34۔ **لاگو کیے گئے ضابطے میں تبدیلی** - باوجود اس کے کہ سابقہ دو مذکورہ سیکشنوں میں کچھ بھی ہو-

(اے) اگر عدالت معاملاتِ خفیفہ کا دائرۂ اختیار استعمال کرتے ہوئے، کوئی عدالت اس دائرۂ اختیار کی کوئی ڈگری اس کے ہی رُوبرُو اجرا کے لیے ایسے دیوانی نوعیت کے مقدمات میں دائرۂ اختیار رکھنے والی عدالت کے طور پر اجرا کے لیے ارسال کرے جو کسی عدالت معاملاتِ خفیفہ کے زیرِ سماعت نہ ہوں، یا

(بی) اگر عدالت، اس کے دیوانی نوعیت کے مقدمات میں، دائرۂ اختیار کو استعمال کرتے ہوئے جو کسی عدالت معاملاتِ خفیفہ کے قابلِ سماعت نہ ہوں، اس کو ہی عدالت معاملاتِ خفیفہ کا دائرۂ اختیار رکھتے ہوئے کسی ڈگری کے اجرا کے لیے ارسال کرے تو مجموعۂ ضابطۂ دیوانی[51] کے سیکشن 224 میں بیان کردہ دستاویزات اس ڈگری کے ساتھ ارسال نہیں کی جائیں گی جب تک کسی مقدمے میں عدالت، بذریعہ تحریری حکم انھیں ارسال کرنے کا مطالبہ نہ کرے۔

35۔ **موقوف کی گئی عدالتوں کی کارروائیوں کا جاری رہنا** - جہاں کسی معاملے کے حوالے سے عدالتِ معاملاتِ خفیفہ یا عدالت معاملاتِ خفیفہ کے تفویض کردہ دائرِ اختیار والی عدالت کا کسی وجہ سے دائرۂ اختیار موقوف ہو چکا ہے تو اگر اُس مقدمے کو، اگر اُس عدالت کا دائرہ اختیارِ سماعت موقوف نہ ہوتا تو قبل از یا مابعد ڈگری، اسے وہیں چلایا جاتا، دائر کیا جانا تھا جس کے نتیجے میں کارروائی کا آغاز ہو تو کارروائی کا آغاز اس عدالت میں کیا جائے گا جسے اس مقدمے کا دائرۂ اختیارِ سماعت حاصل ہو۔

---

[50]XIV بابت 1882۔ اب مجموعہ ضابطۂ دیوانی، 1908 (V بابت 1908)۔

[51]XIV بابت 1882۔ اب دیکھیے مجموعہ ضابطۂ دیوانی، 1908 (V بابت 1908) کا پہلا شیڈول، آرڈر، XXI، قاعدہ 6۔

(2) اس سیکشن میں کچھ بھی ان مقدمات پر لاگو نہیں ہوگا جن کے لیے مجموعہ ضابطہ دیوانی[52] میں مخصوص دفعہ وضع کی گئی ہے جس کا دائرۂ کار عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ یا فی الوقت نافذ العمل کسی دیگر قانون تک ہے ۔

[53] [**36۔** انڈین میعادِ سماعت ایکٹ، 1877 کی ترمیم - ***************]

37۔ وہ تمام احکامات جن کا[54] [صوبائی حکومت] کی جانب سے اِس ایکٹ کے تحت تحریری طور پر جاری کیا جانا درکار ہے، سرکاری گزٹ میں شائع کیے جائیں گے۔

---

[52] XIV بابت 1882۔اب مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 (V بابت 1908)۔

[53] بذریعہ میعادِ سماعت ایکٹ، 1908 (IX بابت 1908) منسوخ کیا گیا۔

[54] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 "مقامی حکومت" کو بدل دیا گیا، یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 4 اور عمومی تطبیقات کا جدول۔

پہلا شیڈول

[55] [منسوخ شُدہ وضع شُدہ قوانین]

دوسرا شیڈول

مقدمات جو کسی عدالتِ معاملاتِ خفیفہ کے دائرۂ سماعت سے خارج شُدہ ہیں

(دیکھیے سیکشن 15)

[56] [(1) [57] [وفاقی حکومت]، [58] [حکومت] کے کسی نمائندے یا صوبائی حکومت کی جانب سے یا ان کے جانب سے دیے گئے کسی حکم کے ذریعے کسی کام کے کیے جانے کے امکان سے متعلق کوئی مقدمہ]؛

(2) کسی عدالت کے فیصلے یا حکم یا اپنے عہدے کے امور کو انجام دیتے ہوئے کسی جوڈیشل آفیسر کی تعمیل میں کسی شخص کی جانب سے کسی کام کے کیے جانے کے امکان سے متعلق کوئی مقدمہ؛

(3) کسی سرکاری ملازم کے سرکاری حیثیت سے کیے گئے یا ظاہر ہونے والے حکم یا متعلقہ یا عدالتِ نا بالغاں کے کسی افسر کی اس کے عہدے کے امور کی انجام دہی میں کیے گئے اقدام سے متعلقہ کوئی مقدمہ؛

(4) [59] [، جب تک کوئی دیگر عدالت یا افسر معاملے میں خصوصی اختیار نہ رکھے، قابض کی بے دخلی کے لیے کسی مقدمے کے علاوہ] یا ایسی جائیداد میں منافع کی وصولی کے لیے غیر منقولہ جائیداد کے قبضے کے لیے کوئی مقدمہ ؛

(5) غیر منقولہ جائیداد کی تقسیم کا مقدمہ؛

(6) [60] [عام رہن کی صورت کے علاوہ،] رہن کے سقوط کے لیے غیر منقولہ جائیداد کے مرتہن کے لیے یا جائیداد کی فروخت کے لیے یا انفکاکِ رہن کے لیے غیر منقولہ جائیداد کے راہن کی طرف سے کوئی مقدمہ؛

---

[55] بذریعہ ترمیمی ایکٹ، 1891 (XII بابت 1891) منسوخ کیا گیا، ایس۔2 اور شیڈول I؛ اور مؤرخہ 21 مارچ، 1891 کو گزٹ آف انڈیا میں شائع ہوا۔

[56] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937، بدل دیا گیا، یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 3 اور شیڈول I۔

[57] بذریعہ وفاقی قوانین تطبیق آرڈر، 1975 (پی۔او۔ نمبر۔4 بابت 1975) "مرکزی حکومت" کو بدل دیا گیا، یکم اگست، 1975 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 2 اور عمومی تطبیقات کا جدول؛ اور پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 435 تا 467 پر شائع ہوا۔

[58] بذریعہ مرکزی قوانین (تطبیق) آرڈر، 1961 (پی او نمبر 1 بابت 1961) "تاجِ برطانیہ" کو بدل دیا گیا، 23 مارچ، 1956 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 2 اور جدول؛ اور مؤرخہ 24 جنوری، 1961 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں 102 تا 174 پر شائع ہوا۔

[59] بذریعہ عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ (ترمیم) آرڈیننس، 1962 (LI بابت 1962) شامل کیا گیا، 7 جون، 1962 سے مؤثر ہوا، ایس۔5؛ اور پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 980 تا 983 پر شائع ہوا۔

[60] بذریعہ عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ (ترمیم) آرڈیننس، 1962 (LI بابت 1962) شامل کیا گیا، 7 جون، 1962 سے مؤثر ہوا، ایس۔5؛ اور پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 980 تا 983 پر شائع ہوا۔

(7) غیر منقولہ جائیداد کے کرایے کی تشخیص، اضافے، تخفیف یا تعینِ حصہ کے لیے کوئی مقدمہ؛

[61] [(8) * * * * * * *]

(9) اراضی کے مالیہ اراضی کے لیے تشخیص کیے جانے کے مستوجب ہونے سے متعلق کوئی مقدمہ؛

(10) ضیاع سے بچانے کے لیے کوئی مقدمہ؛

(11) غیر منقولہ جائیداد پر کسی دیگر حق یا مفاد کے تعین یا نفاذ کے لیے کوئی مقدمہ؛

(12) کسی موروثی عہدے یا ایسے عہدے پر کسی مفاد کو بحال رکھنے کے لیے کوئی مقدمہ، بشمول کسی دفتر کے افعال کی انجام دہی کے لیے کسی خصوصی یا میعادی طور پر حاصل ہونے والے استحقاق کے لیے کوئی مقدمہ؛

(13) مراعات اور فیس جنھیں بالترتیب مالکانہ اور حق کہا جاتا ہے، کی ادائیگی کروانے یا غیر منقولہ جائیداد میں یا محصولات یا دیگر واجبات جب کسی دیگر شخص کو محصولات یا واجبات کسی موروثی عہدے یا مزار یا دیگر مذہبی ادارے میں اس کے مفاد کی وجہ سے قابل ادا ہوں، کے لیے کوئی مقدمہ [62][لیکن اس آرٹیکل میں کچھ بھی تحریری شکل میں کسی معاہدے پر مبنی رقم کے لیے کسی دعوے پر لاگو نہیں ہوگا]؛

(14) کسی شخص سے جسے حصولِ اراضی ایکٹ، 1870[63] کے تحت زرِ تلافی دی گئی ہے، کُلی یا جُزوی طور پر کوئی زرِ تلافی وصول کرنے کے لیے کوئی مقدمہ؛

(15) کسی معاہدے کی مخصوص انجام دہی یا منسوخی کے لیے کوئی مقدمہ؛

(16) کسی دستاویز کی درستی یا تنسیخ کے لیے کوئی مقدمہ؛

(17) کوئی حکمِ امتناعی حاصل کرنے کے لیے کوئی مقدمہ؛

(18) [64] [کسی ٹرسٹ کے نفاذ کے لیے] کوئی مقدمہ، بشمول کسی متوفی امین کی عام جائیداد میں سے معاہدے کی خلاف ورزی پر اُٹھائے جانے والے نقصان کی تلافی کے لیے کوئی مقدمہ اور کسی شریک امین کی جانب سے کسی متوفی امین کی جائیداد کے خلاف حصے کا دعویٰ کرنے کے لیے کوئی مقدمہ؛

(19) استقراریہ ڈگری کے لیے کوئی مقدمہ جو مجموعہ ضابطہ دیوانی[65] کے سیکشن 283 یا سیکشن 332 کے تحت دائر کیا گیا مقدمہ نہ ہوتے ہو؛

---

[61] بذریعہ عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ (ترمیم) آرڈیننس، 1962 (LI بابت 1962) حذف کیا گیا، 7 جون، 1962 سے مؤثر ہوا، ایس۔5؛ اور پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 980 تا 983 پر شائع ہوا۔

[62] بذریعہ عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ (ترمیم) آرڈیننس، 1962 (LI بابت 1962) شامل کیا گیا، 7 جون، 1962 سے مؤثر ہوا، ایس۔5؛ اور پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 980 تا 983 پر شائع ہوا۔

[63] X بابت 1870۔ اب حصولِ اراضی ایکٹ، 1894 (I بابت 1894)۔

[64] بذریعہ عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ (ترمیم) آرڈیننس، 1962 (LI بابت 1962) "کسی ٹرسٹ سے متعلق" کو بدل دیا گیا، 7 جون، 1962 سے مؤثر ہوا، ایس۔5؛ اور پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 980 تا 983 پر شائع ہوا۔

[66] (20)[**** * * * * * * * * * * * * ****]

(21) کسی عدالت یا ریونیو اتھارٹی کی جانب سے [67] [غیر منقولہ املاک کی] قُرقی کو کالعدم کرنے کے لیے یا کسی عدالت، ریونیو اتھارٹی یا سرپرست کی جانب سے فروخت، رہن، پٹے یا کسی [68] [غیر منقولہ املاک کی] منتقلی کے لیے کوئی مقدمہ؛

(22) کسی جائیداد کے مقدمے کے لیے جسے مدعی نے فاترالعقلی کے دوران منتقل کیا ہو۔

(23) کسی عدالت کے یا عدالتی حیثیت میں کام کرنے والے کسی شخص کے فیصلے، ڈگری یا حکم کو تبدیل یا منسوخ کرنے کے لیے کوئی مقدمہ؛

(24) کسی فیصلے کو چیلنج کرنے کے لیے کوئی مقدمہ؛

[69] (25)[**** * * * * * * * * * * * * ****]

[70] (26)[**** * * * * * * * * * * * * ****]

(27) انڈین وراثت ایکٹ، [71] 1865 کے سیکشن 320 یا سیکشن 321 کے تحت، یا مصدقہ وصیت یا اہتمام ترکہ ایکٹ، [72] 1881 کے سیکشن 139 یا سیکشن 140 کے تحت کسی ایسے شخص کو رقم واپس کرنے پر مجبور کرنے کے لیے کوئی مقدمہ جسے کسی تعمیل کنندہ یا ایڈمنسٹریٹر نے کوئی ترکہ ادا کیا ہو یا اثاثہ جات تقسیم کیے ہوں؛

(28) کسی ترکہ یا کسی وصیت کرنے والے کی جانب سے ورثے میں ملے کُلی یا جُزوی بقایا جات کے لیے یا کسی بلا وصیت {انتقالِ جائیداد} کرنے والے کی جائیداد کے منقسم تمام یا کسی حصے کے لیے کوئی مقدمہ؛

(29) کوئی مقدمہ--

---

[65] XIV بابت 1982۔ اب مجموعہ ضابطہ دیوانی 1908 (V بابت 1908)۔

[66] بذریعہ عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ (ترمیم) آرڈیننس، 1962 (LI بابت 1962) حذف کیا گیا، 7 جون، 1962 سے مؤثر ہوا، ایس۔5؛ اور پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 980 تا 983 پر شائع ہوا۔

[67] بذریعہ عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ (ترمیم) آرڈیننس، 1962 (LI بابت 1962) شامل کیا گیا، 7 جون، 1962 سے مؤثر ہوا، ایس۔5؛ اور پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 980 تا 983 پر شائع ہوا۔

[68] بذریعہ عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ (ترمیم) آرڈیننس، 1962 (LI بابت 1962) شامل کیا گیا، 7 جون، 1962 سے مؤثر ہوا، ایس۔5؛ اور پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 980 تا 983 پر شائع ہوا۔

[69] بذریعہ عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ (ترمیم) آرڈیننس، 1962 (LI بابت 1962) حذف کیا گیا، 7 جون، 1962 سے مؤثر ہوا، ایس۔5؛ اور پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 980 تا 983 پر شائع ہوا۔

[70] بذریعہ عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ (ترمیم) آرڈیننس، 1962 (LI بابت 1962) حذف کیا گیا، 7 جون، 1962 سے مؤثر ہوا، ایس۔5؛ اور پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 980 تا 983 پر شائع ہوا۔

[71] X بابت 1865۔ اب جانشینی ایکٹ، 1925 (XXXIX بابت 1925)۔

[72] V بابت 1881۔ اب جانشینی ایکٹ، 1925 (XXXIX بابت 1925)۔

(اے) کسی شراکت داری کی تحلیل کے لیے یا اس کے تحلیل کے بعد شراکت داری کے کاروبار کو بند کرنے کے لیے؛

(بی) مشترکہ لین دین کے اکاؤنٹ کے لیے؛ یا

(سی) شرکت داری اکاؤنٹ کے بقایا کے لیے جب تک بقایا فریقین یا اس کے ایجنٹوں کی جانب سے خارج نہ کر دیا گیا ہو؛

(30) کسی جائیداد کے حساب کتاب اور ڈگری کے تحت اس کے باضابطہ انتظام کے لیے کوئی مقدمہ؛

(31) کسی اکاؤنٹ کے لیے کوئی دیگر مقدمہ، بشمول مرتہن کی جانب سے وصول کی جانی والی اضافی وصولیوں کے حصول کے لیے رہن کے ادا کر دیے جانے کے بعد کسی مرتہن کی جانب سے کوئی مقدمہ، اور غیر منقولہ جائیداد پر منافع کے لیے کوئی مقدمہ [73] [لیکن اس میں مدعی کے ایسے عبوری منافع جات کے لیے جنھیں ناجائز طریقے سے مدعاعلیہ کی جانب سے وصول کیا گیا ہو، کے لیے کوئی مقدمہ شامل نہیں ہے]؛

(32) کسی عمومی اوسط نقصان یا بازیافت کے لیے کوئی مقدمہ؛

(33) جہازوں کے درمیان تصادم کے حوالے سے زرِ تلافی کے لیے کوئی مقدمہ؛

(34) کسی بیمہ پالیسی یا ایسی کسی بھی پالیسی کے تحت کسی ادا شُدہ پریمیم کی وصولی کے لیے کوئی مقدمہ؛

(35) درج ذیل کے لیے زرِ تلافی کا کوئی مقدمہ۔

(اے) قابل گرفت کسی غلطی کی وجہ سے کسی شخص کی موت سے ہونے والے نقصان کے لیے؛

(بی) ناجائز گرفتاری، پابندی یا قید کے لیے؛

(سی) عداوتانہ قانونی کاروائی کے لیے؛

(ڈی) جھوٹے تحریری الزام کے لیے؛

(ای) ہتکِ عزت کے لیے؛

(ایف) زنا یا ورغلانے کے لیے؛

(جی) نسبت کے معاہدے یا شادی کے عہد کی خلاف ورزی کے لیے؛

(ایچ) کسی شخص کو مدعی سے معاہدہ ختم کرنے پر راغب کرنے کے لیے؛

(آئی) کسی آسائش کی رکاوٹ یا کسی چشمۂ آب کا راستہ بدلنے کے لیے؛

---

[73] بذریعہ عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ (ترمیم) آرڈیننس، 1962 (LI بابت 1962) شامل کیا گیا، 7 جون، 1962 سے مؤثر ہوا، ایس۔5؛ اور پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 980 تا 983 پر شائع ہوا۔

[74] [(ii) کسی اقدام کے لیے جو ماسوائے مجموعۂ تعزیراتِ ہند[75] کے باب IV کی دفعات کے، مذکورہ مجموعہ کے باب XVII کے تحت قابل سزا جُرم ہو یا ہوتا؛]

[76] [(ج) غیر قانونی، نامناسب یا متجاوز غیر منقولہ جائیداد قُرقی، ضبطی یا تلاشی یا کسی قُرقی، تلاشی یا قانونی کارروائی کی غیر قانونی یا نامناسب تکمیل میں کی گئی مداخلت یا ہونے والے نقصان کے لیے؛]

(ک) مجموعۂ ضابطۂ دیوانی[77] کے باب XXXIV کے تحت نا جائز گرفتاری کے لیے یا اُس مجموعہ کے باب XXXV کے تحت حکمِ امتناعی کے غلط حصول کے حوالے سے؛ یا

(ایل) اس شق کی مذکورہ ذیلی شقوں میں مخصوص نہ کیے گئے کسی معاملے میں کسی شخص کو مضرت کے لیے؛

(36) کسی [78][مسلم] کی جانب سے قابل وصول (معجل) یا مؤخر (موجل) حق مہر کے لیے کوئی مقدمہ؛

(37) اعادہ ازدواجی حقوق کے لیے، [79][*****]، نابالغ کی نگہداشت کے لیے یا طلاق کے لیے کوئی مقدمہ؛

(38 [80][تحریری معاہدے پر مبنی نان ونفقہ کے لیے کسی دعوے کے علاوہ]، نان ونفقہ کے لیے کوئی مقدمہ؛

(39) دیہی آبادی کے کسی نمائندے یا اس کے ملکیت میں وارث یا جانشین کو مالیۂ اراضی کے بقایاجات، دیہی اخراجات یا دیگر قابل ادا رقوم کے لیے کوئی مقدمہ؛

(40) دیہی آبادی کے کسی نمائندے کی جانب سے قابل ادا منافع جات کے لیے یا مالیہ اراضی، دیہی اخراجات یا دیگر رقوم کے ادائیگی کے بعد اس کے ملکیت میں وارث یا دیگر جانشین کی جانب سے کوئی مقدمہ؛

(41) کسی شریک حصہ دار سے واجب الادا رقم کی اس کی جانب سے کی گئی ادائیگی کے حوالے سے مشترکہ جائیداد میں کسی حصہ دار کی جانب سے حصے کے لیے یا مشترکہ جائیداد کے کسی منیجر کی جانب سے یا خاندان کی جائیداد کی بنا پر اس کی جانب سے کی گئی ادائیگی کے حوالے سے کسی غیر منقسم خاندان کے کسی رکن کی جانب سے کوئی مقدمہ؛

---

[74] بذریعہ عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ (ترمیم) آرڈیننس، 1914 (VI بابت 1962) شامل کیا گیا، ایس۔2 ؛مؤرخہ 25 فروری، 1914 کو گزٹ آف انڈیا میں شائع ہوا۔

[75] XLV بابت 1860۔اب مجموعہ تعزیراتِ پاکستان، 1860 (XLV بابت 1860)۔

[76] بذریعہ عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ (ترمیم) آرڈیننس، 1914 (VI بابت 1914) شامل کیا گیا، ایس۔2؛ مؤرخہ 25 فروری، 1914 کو گزٹ آف انڈیا میں شائع ہوا۔

[77] XLV بابت 1882۔اب مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 (V بابت 1908)۔

[78] بذریعہ وفاقی قوانین تطبیق آرڈر، 1975 (پی۔او۔نمبر۔4 بابت 1975) "محمڈن" کو بدل دیا گیا، یکم اگست، 1975 سے موثر ہوا، آرٹیکل 2 اور عمومی تطبیقات کا جدول؛ اور پاکستان گزٹ (غیر معمولی)، میں صفحات 435 تا 467 پر شائع ہوا۔

[79] بذریعہ تنسیخی اور ترمیمی ایکٹ، 1914 (X بابت 1914) الفاظ "کسی زوجہ کی بازیابی" کو منسوخ کر دیا گیا، ایس۔3 اور دوسرا شیڈول؛ اور مؤرخہ 17 مارچ، 1914 کو گزٹ آف انڈیا میں شائع ہوا۔

[80] بذریعہ عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ (ترمیم) آرڈیننس، 1962 (LI بابت 1962) شامل کیا گیا، 7 جون، 1962 سے موثر ہوا، ایس۔5؛ اور پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 980 تا 983 پر شائع ہوا۔

(42) متعدد مشترکہ راہنوں میں سے کسی ایک کے ذریعے رہن شُدہ جائیداد کے انفکاک کے لیے اس کی جانب سے ادا کی گئی رقم کے حوالے سے غیر منقولہ جائیداد کے حصے کے لیے کوئی مقدمہ؛

(43) مالیہ اراضی کے بقایاجات کے طور پر قابل وصول مطالبوں کی بنا پر مالیہ اراضی کی بنا پر ریونیو اتھارٹیز کی جانب سے کیے گئے دعویٰ کو پورا کرنے کی خاطر احتجاج کے تحت ادا کیے گئے زر کی وصولی کے لیے حکومت کے خلاف کوئی مقدمہ؛

[81] [(43اے) کسی ایکٹ کے ذریعے حاصل کی گئی جائیداد کی وصولی کے لیے کوئی مقدمہ جو ماسوائے مجموعۂ تعزیراتِ ہند[82] (XLV بابت 1860) کے باب IV کی دفعات کے، مذکورہ مجموعہ کے باب XVII کے تحت قابل سزا جُرم ہے یا ہوتا؛]

(44) کوئی مقدمہ جس کی سماعت فی الوقت نافذ العمل کسی قانون کے تحت عدالت معاملاتِ خفیفہ کے لیے مانع ہو۔

[81] بذریعہ عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ (ترمیم) آرڈیننس، 1914 (VI بابت 1962)، ایس۔3 شامل کیا گیا؛ مؤرخہ 25 فروری، 1914 کو گزٹ آف انڈیا میں شائع ہوا۔

[82] اب مجموعۂ تعزیراتِ پاکستان، 1860 (XLV بابت 1860)۔

[83] [تیسرا شیڈول

(دیکھیے سیکشن 27اے)

بعدالتِ معاملاتِ خفیفہ____________________________

اے۔بی۔

(مدعی)

بنام

سی۔ڈی۔

(مدعاعلیہ)

________کا اے بی، ________ کے ٹاؤن میں، حلف اٹھاتا ہے (یا تصدیق کرتا ہے) اور بیان کرتا ہے کہ ________سی ڈی ________ کا ________ ، مبلغ________ روپے کی رقم کا ________ٹاؤن میں ________ پر واقع، گھر اور احاطہ نمبر________ کے کرایہ کے بقایاجات کے لیے جائز طور پر مقروض ہے، جو کہ ________ مہینوں کے لیے، یعنی ________ تا ________ ، ________روپے کی ماہانہ شرح پر قابل ادا ہیں۔

میرے سامنے بتاریخ________ ماہ________ ، ________19 کو تصدیقی بیان دیا گیا یا حلف لیا گیا۔

جج (یا رجسٹرار۔)]

---

[83] بذریعہ عدالت ہائے معاملاتِ خفیفہ (ترمیم) آرڈیننس، 1962 (LI بابت 1962) شامل کیا گیا، 7 جون، 1962 سے مؤثر ہوا، ایس۔6؛ اور پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 980 تا 983 پر شائع ہوا۔